احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 15 اپریل 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 15/اپریل2010ء 29ربیع الثانی 1431 ہجری 15شہادت 1389ہش جلد 60-95 نمبر 82

سب سے بہتر امیر

جب حضرت ابوبکرؓ نے اپنی آخری بیماری میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ تو ایک صحابی نے حضرت عمرؓ کی طبیعت کی سختی کا اندازہ کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ سے یہ عرض کی کہ آپ خدا کو کیا جواب دیں گے کہ اپنا جانشین کسے مقرر کر آئے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ’’میں خدا سے کہوں گا کہ میں تیرے بندوں پر اس شخص کو امیر مقرر کر آیا ہوں جو ان میں سب سے بہتر تھا‘‘۔

﴿ابن سعد جلد 3 ص 274﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت عمر فاروقؓ ہر فضیلت میں حضرت ابوبکرؓ کے مشابہ تھے اور آپ نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعایا کا انتظام کیا۔ آپ نے اخلاص سے کوشش کی۔ جس سے خلافت کے لئے عزت اور شان عظیم ظاہر ہوئی۔ آپ کے عہد میں ستارہ سورج بن گیا تھا۔ پس آفرین ہے اس پر بھی اور اس کے پاک وقت پر بھی۔ اس نے ہر معرکے میں دشمن کا مقابلہ کیا اور ہر متکبر جنگ جُو کو ہلاک کیا۔ اس نے قوی ہاتھوں سے بڑا نشان دکھایا۔ پس آفرین ہے اس فتحمند جواں مرد پر۔ وہ پیوند شدہ کمبل میں لوگوں کا امام تھا اور غبار آلودہ چادر میں ملکوں کا بادشاہ تھا۔ اسے انوار الٰہی دیئے گئے۔ سو وہ خدا کا محدث بن گیا۔ اور خدائے رحمٰن نے اس سے برگزیدوں کی طرح کلام کیا۔ اس کی خوبیوں سے دفاتر بھرے پڑے ہیں اور اس کے خصائل بدر انور کی طرح زیادہ روشن ہیں۔ پس آفرین ہے اس کے لئے اور اس کی کوشش اور جدوجہد کے لئے۔ وہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہترین خود تھا۔ اس کے عہد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں کے گھوڑوں نے عیسائیوں کے ملک میں غبار اڑائی۔ ان کے لشکر نے کسریٰ کی شوکت کو توڑ ڈالا۔ پس ان (اکاسرہ) میں سے خیالی صورتوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ وہ اپنی شان وشوکت میں اپنے زمانہ کا سلیمان تھا۔ اور دشمنوں کے جن اس کے لئے مسخر کر دیئے گئے تھے۔ میں نے اس کی بزرگ شان کو دیکھا۔ سو اس کا ذکر کیا اور میں مخلوق کی مدح وثناء صرف اس کی خوبی کی وجہ سے کرتا ہوں۔

﴿ترجمہ عربی منظوم کلام از سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8ص 388﴾

ایک احمدی کا اعزاز

مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مخلص ممبر اور فوٹو گرافر مکرم بشیر ناصر صاحب کو جیسن کینی وزیر امیگریشن، سیٹیزن شپ وملٹی کلچرل ازم کینیڈا نے اپنا آفیشل فوٹو گرافر مقرر کیا ہے۔ متعلقہ وزارت کی گریٹر ٹورانٹو ایریا میں ہونے والی تمام تقریبات کی کوریج مکرم بشیر ناصر صاحب کیا کریں گے۔ مورخہ 26مارچ2010ء کو ٹوارنٹو میں ہونے والی ایک تقریب میں وزیر موصوف کے نمائندہ کے طور پر کینیڈا کے وزیر مملکت برائے خارجہ امور جناب پیٹر کینٹ (Peter Kent) نے پاکستانی ہائی کمشنر کے ساتھ مکرم بشیر ناصر صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو ایک خصوصی سرٹیفکیٹ سے نوازا۔ مکرم بشیر ناصر صاحب مکرم چوہدری محمد احمد صاحب مرحوم (یکے از 313 درویش قادیان) اور مکرمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ مرحومہ کے بیٹے ہیں۔ اور ایک لمبے عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف ممالک انڈیا، گھانا، یوکے، جرمنی اور کینیڈا وغیرہ کے دوروں اور جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر فوٹو گرافی کر رہے ہیں۔

☆ 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم بشیر ناصر صاحب کی فوٹو گرافی کو سراہتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے متبرک کپڑے کا ٹکڑا عنایت فرمایا تھا۔

☆ 2006ء میں ہندوستان کے صدر مملکت نے دلی میں انہیں بھارت گورو (Gaurav) ایوارڈ سے نوازا۔

☆ مکرم بشیر ناصر صاحب ٹورانٹو میں انڈیا اور پاکستان کے قونصل خانوں کے آفیشل فوٹو گرافر کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم بشیر ناصر صاحب کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور ان کا یہ اعزاز جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ آمین

حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک

اس وقت جبکہ دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چاروں طرف شرک کا جال بچھا ہوا تھا۔ دنیا اپنے خالق کو بھولی ہوئی ہی نہیں بلکہ اس کے نام تک سے ناواقف تھی۔ خصوصاً عرب کا خطہ تو بالکل ہی خدا کی طرف سے غافل تھا، توحید قریباً بالکل ہی مفقود تھی۔ اس وقت خدا کا ایک بندہ اپنے پیارے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے کھڑا ہوتا ہے اور صرف خدا ہی کی تعلیم سے فیضیاب ہو کر دنیا میں توحید کو پھیلاتا ہے۔ اس وقت جبکہ عورتوں کی حالت عملاً جانور سے بھی بدتر سمجھی جاتی تھی۔ وہ اٹھتا ہے۔ ان کے حقوق ان کو دلواتا ہے۔ ان کو حیوان سے انسان بناتا ہے۔ ہاں اس وقت جب اس غریب ہستی پر ظلم پر ظلم کئے جا رہے تھے۔ اس کے کوئی حقوق تسلیم نہیں کئے جاتے تھے۔ ان کی تحقیر و تذلیل انتہائی حد تک پہنچ چکی تھی۔ وہ ان کی طرف سے صدا بلند کرتا ہے اور ان کے حقوق کی طرف دنیا کو توجہ دلاتا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی انسان ایسا نہیں پایا جاتا جو آپؐ سے بڑھ کر طبقہ نسواں کے لئے برکت کا موجب بنا ہو۔

رسولؐ اللہ کی بعثت سے قبل عورت کو کوئی درجہ حاصل نہیں تھا دنیا کی کسی سوسائٹی میں وہ پوزیشن عورت کو حاصل نہ تھی جو آپ نے اس کو دی۔ وہ بیچاری مظلومیت کی قید میں گرفتار تھی۔ کوئی اس کی ترقی کی طرف متوجہ نہ تھا۔ مگر آپ نے پوری کوشش سے اس کے حقوق اسے دلوائے۔ اس بارے میں آپ کی تعلیم کا لب لباب یہ تھا کہ مرد اور عورت ہر جہت سے برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔ فرمایا ولھن مثل الذی علیھن یعنی جیسے مردوں کو عورتوں کے متعلق حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کو مردوں کے متعلق حقوق ہیں اور وہ مردوں کے ساتھ برابر کی شریک ہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی خلقی امتیاز کی وجہ سے یا کسی انتظامی اصول کے ماتحت کوئی فرق ملحوظ رکھا جائے۔ فرمایا جس طرح مردوں کو ان کے اعمال کے نتیجے میں انعامات دیئے جائیں گے۔ اسی طرح عورتیں بھی انعام کی مستحق ہوں گی۔ وہ انعام سے محروم نہ کی جائیں گی۔

آپؐ کی بعثت سے پہلے یہ حال تھا کہ اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اس کے گھر والوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی۔ خصوصاً باپ کے لئے تو اس وقت دنیا بالکل اندھیر اور تاریک ہو جاتی۔ وہ حیران ہوتا کہ کیا کرے کیا اس ذلت کو برداشت کرے اور اس ہستی کو جس نے اس کے زعم میں دنیا میں آ کر اس کی ناک کاٹ ڈالی۔ زندہ رہنے دے یا زندہ ہی زمین میں گاڑ دے۔ عورت کے لئے ترکہ سے بھی کوئی حصہ نہ تھا۔ بیچاری سب حصوں سے محروم کی گئی تھی بلکہ خود اس کو ایک حصہ سمجھ کر ورثہ لے لیتے تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے ان سب ظلموں کو دور کر دیا اور ایک غریب ہستی کے لئے رحمت کا فرشتہ بن گئے۔

عورتوں کے ساتھ عملاً معاملہ کرتے ہوئے بھی آپؐ کا طریق نہایت درجہ مشفقانہ اور مربیانہ تھا۔ صحابیات نہایت آزادی کے ساتھ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ضروریات اور تکالیف آپؐ کے سامنے بیان کرتیں اور آپؐ ہمیشہ ان کی باتوں کو نہایت غور سے سنتے اور ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی کوشش فرماتے۔ عورتیں مسائل وغیرہ کے دریافت کرنے کے لئے بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں اور بسا اوقات بلاواسطہ اور بعض اوقات بالواسطہ کسی ام المومنین کے ذریعہ مسائل دریافت کرتیں۔ آپؐ ان کو مسائل بتاتے اور ان کی تعلیم و تربیت میں خاص دلچسپی لیتے۔ آپؐ ان کے حقوق کا اس قدر خیال رکھتے اور ان سے اس درجہ ملائمت اور نرمی کا سلوک کرتے کہ صحابہ کو یہ خیال ہو گیا کہ مسلمان عورتیں بہت دلیر ہو گئی ہیں اور وہ اپنے حقوق کی حفاظت میں مردوں سے آگے بڑھ رہی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اسلام نے عورتوں کو بہت دلیر بنا دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ فداہ روحی کا ایک مشہور قول ہے کہ حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی مجھے دنیا کی چیزوں میں سے خوشبو اور عورتیں بہت پسند ہیں اور نماز تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس حدیث سے بھی یہی مراد ہے کہ آپؐ کو عورتوں کی بہبودی اور اصلاح کا بہت خیال تھا اور آپؐ ان کی ترقی اور بہبودی کو اپنے مشن کا ایک خاص حصہ سمجھتے تھے۔

آخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کو ہمارے پیارے نبیؐ کی محبت سے لبریز کر دے اور اس کے بتائے طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 31 مئی 1929ء)

خدا ہے بڑا باوفا دوستو!

زمیں، آسماں اور ہوا دوستو!
سبھی کچھ خدا کی عطا دوستو!
گڑھے کے کنارے کھڑا بھی بچے
جو اس کا رہے آسرا دوستو!
اسی کے تصرف میں ہر موج ہے
اسی کے ہیں ارض و سما دوستو!
زمانے کے درد و الم کچھ نہیں
جو شامل ہو اس کی رضا دوستو!
مصائب بھی آئیں تو ڈرنا نہیں
خدا ہے بڑا باوفا دوستو!
وہ جس نے پیمبر کو ٹھکرا دیا
خدا کی نظر سے گرا دوستو!
اسی نے تھا موجوں کو حائل کیا
جو فرعون آگے بڑھا دوستو!
اسی نے نہتوں کو غالب کیا
محمدؐ نے کی جب دعا دوستو!
وہ سردارِ مکہ وہ ظالم ادا
وہ قدموں میں آ کے گرا دوستو!
اسی نے ہی مرزا کی تائید کی
جو لیکھو تھا کٹ کے مرا دوستو!
ضمیروں کا سودا مناسب نہیں
وگرنہ کہاں میکدہ دوستو!
چلو آؤ جذبوں کو صیقل کریں
دکھانا ہے صدق و صفا دوستو!
اسی کے نشانوں میں ہے اک نشاں
یہ ہم تم، یہ ذکر خدا دوستو!
دلوں کے مساکن میں ڈھونڈو اسے
وہ نظروں سے ہے ماورا دوستو!
مزہ ہے شرابوں کا وقتی فرازؔ
خدا ہے سدا دلربا دوستو!

اطہر حفیظ فراز

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

نماز باجماعت کی اہمیت

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں متقیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (البقرہ:4)

آقا ومولا سیدنا حضرت اقدس محمد عربی ﷺ نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس قدر تاکید کرتے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میرے دل میں آیا کہ میں کہوں! لکڑیاں اکٹھی کی جائیں اور کہوں کہ اذان دی جائے۔ پھر کسی آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہیں ان کو چھوڑ کر ان آدمیوں کے پاس جاؤں جو نہیں آئے۔ ان کو لوگوں سمیت جلا دوں اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو علم ہوتا کہ اسے گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے پائے ملیں گے تو وہ (اس کے لئے) عشاء کی نماز میں ضرور موجود ہوتا۔

(بخاری کتاب الاذان باب و جوب صلاۃ الجماعۃ)

سیدنا حضرت محمد عربی ﷺ جنہیں رب کائنات نے فرمایا: کہ اے محمد رسول اللہ ﷺ اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز پیدا نہ کرتا جس کے لئے زمین و آسمان بنائے گئے اور کائنات کی ہر چیز پیدا کی گئی۔ آپؐ اپنے مولیٰ کی آواز پر لبیک کہنے میں مرتے دم تک مستعد رہے۔

جس امر کی دعوت دینے کا آپ کو جس طرح حکم ہوا اسی طرح آپ نے بلندیوں سے پکار پکار کر بہانگ بلند تمام جہان کو دعوت دی اور اس دعوت کے مطابق خود بھی اس خوبی سے عمل کیا ہے۔ کہ اس کی نظیر داعیان حق کی زندگیوں میں ملنی ناممکن ہے۔ آپؐ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ چلنے کی طاقت نہ تھی۔ ذرا سا افاقہ آپؐ نے محسوس کیا، اور دو آدمیوں (حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ) کے کندھوں پر سہارا لئے پاؤں گھسیٹتے ہوئے مسجد میں پہنچے اور نماز فریضہ باجماعت ادا کی۔

یہ وہ دعوت تامہ اور صلوٰۃ قائمہ ہے جس کا پاک نمونہ ہم اپنے آقائے نامدار ﷺ کی زندگی میں پاتے ہیں اور جس وقت اہل حق اس پر کاربند تھے۔ انہوں نے ایک دنیا کی کایا پلٹ دی اب بھی ان کی کامیابی کا راز دو چیزیں ہیں۔ دعوت الی اللہ کما حقہ اور پابندی نماز کما حقہ دونوں باتیں دین حق اور مومنوں کی جان ہیں۔

مرض الموت میں شدت بیماری میں رسول کریم ﷺ کا نماز باجماعت ادائیگی کے لئے مسجد میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

جب رسول ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے، جس میں آپ فوت ہو گئے تھے۔ نماز کا وقت ہوا اور اذان دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں......... تب حضرت ابوبکرؓ نکلے اور نماز پڑھائی۔ نبی ﷺ نے اپنے آپ میں کچھ تخفیف محسوس کی تو آپ دو آدمیوں (یعنی حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ) کے ساتھ سہارا لئے ہوئے نکلے۔ (مجھے یہ ایسا ہی یاد ہے) گویا کہ میں ابھی دیکھ رہی ہوں۔ کہ آپ کے پاؤں بوجہ بیماری کی تکلیف کے (زمین پر لکیریں) ڈالتے ہوئے جا رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی کریم ﷺ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ہی رہیں۔ پھر آپؐ کو لایا گیا۔ آخر آپؐ ابوبکرؓ کے پہلو (بائیں طرف) میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی نماز کی اقتداء میں پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ)

نماز باجماعت کا اجر و ثواب اور فضیلت و شان بیان کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس حصے بڑھ کر ہے اور رات کے ملائکہ اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز میں جماعت میں جمع ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے ہیں کہ اذان میں اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے اور پھر اس کے لئے قرعہ ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہ پاتے تو اس کے لئے ضرور قرعہ ڈالتے۔

اور اگر وہ جانتے ہیں کہ ظہر کی نماز کے لئے اول وقت جانے میں کیا ثواب ہے۔ تو وہ اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اور اگر وہ جانتے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا ثواب ہے۔ تو وہ ان میں آتے، اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے آتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل التھجیر الی الظھر)

پھر میرے آقا ومولیٰ حضور ﷺ نماز باجماعت کی فضیلت اور اجر و ثواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے بڑھ کر ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف نکلے اس حال میں کہ اسے صرف نماز ہی نکال رہی ہو تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اس ایک قدم پر اس کا درجہ بلند اور ایک گناہ دور کر دیا جائے گا اور جب وہ نماز پڑھے گا تو جب تک وہ اپنی نمازگاہ میں رہے گا۔ ملائکہ اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔ کہیں گے اے اللہ! اس پر خاص رحمت فرما، اس پر رحم فرما اور تم میں سے ایک آدمی نماز ہی میں ہوتا ہے۔ جب تک وہ نماز کا انتظار کرے۔

(بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے نماز کا سب سے بڑا ثواب حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو دور سے چل کر آتے ہیں پھر وہ ہیں جو ان سے زیادہ دور سے آنے والے ہیں اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے۔ وہ اس شخص سے زیادہ ثواب حاصل کرنے والا ہوگا۔ جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی شخص لانے والا نہیں جو مجھے مسجد تک لے آئے اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں۔ تو میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ نے اسے اجازت دے دی۔ پھر جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے فرمایا کہ تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتے ہو۔ اس نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ تو آپ نے فرمایا تمہارا مسجد میں آنا ضروری ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسجد کو صبح و شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد)

سیدنا حضرت مسیح موعود نماز باجماعت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے۔ اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی (۔) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (۔) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (۔) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

نماز باجماعت کی اہمیت اور ضرورت اور افادیت بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہے۔...........

میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے.......... میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے موثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو۔ اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو، کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو.......... بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔

مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں، اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا۔ کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔ (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 651-653)

ایک اور جگہ حضرت مصلح موعود نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے۔ نماز

باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے۔ تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے۔ کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ نا قابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان۔ یا دوسرے (۔) کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے۔ تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ سے آیا ہے۔ کبھی بھی خالی صلوا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے۔ جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے۔ تو اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو۔ لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے۔ مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 105-106)

پھر حضور فرماتے ہیں:

(۔) نے چونکہ عبادت کو ایک اجتماعی فعل قرار دیا ہے اور چونکہ اس نے سب قوموں کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اس لئے اس نے اپنی عبادت میں ان تمام حیثیتوں کو جمع کر دیا ہے جن کے ذریعہ مختلف اقوام کو ادب و محبت کے اظہار کی عادت ہے اور جو مختلف حالتوں میں مختلف انسانوں کے دل میں عقیدت اور ادب کے جذبات کو ابھار دیتی ہیں اور اس کی نماز ایسی جامع اور کامل ہے کہ اور کسی مذہب کی نماز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی خصوصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے (۔) نے اجتماعی نمازوں کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ جب مختلف استعدادوں کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں تو ایک دوسرے کے قلب کی حالت کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور کمزور قوی کی قوت ایمان کو اپنے دل پر تاثیر ڈالتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے کمزور اور قوی سب کو اس اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تا کہ کمزور بھی قوی کے ساتھ مل کر ان مواقع کو پاتے رہیں جو ان کے دلوں کے اندر صفائی پیدا کریں اور قوی ایمان والوں کے دلوں سے نکلنے والی مخفی تاثیرات کو اپنے اندر جذب کر کے صفائی قلب پیدا کر سکیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص 118)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کا اثر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اگر ہم ساری دنیا میں یہ کام کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور احمدیوں کی بھاری اکثریت نماز پر اس طرح قائم ہو جائے کہ جہاں باجماعت نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ وہاں لازماً باجماعت نماز پڑھی جا رہی ہو اور جہاں باجماعت نماز ممکن نہ ہو وہاں انفرادی نماز کا انتظام ہو۔ اس کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے توجہ کے ساتھ اور سوز و گداز کے ساتھ ادا کیا جائے۔ تو اس سے اتنی بڑی طاقت پیدا ہو جائے گی کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 199)

جب آدمی اکیلا ہو تو باجماعت نماز کیسے پڑھے

اس مشکل کا حل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دربار نبوی ﷺ سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دوسرے جہاں تک ساتھیوں کا تعلق ہے۔ یہ مسئلہ بھی آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ کے لئے حل فرما دیا۔ ایک صحابی نے جب دیکھا کہ حضور ﷺ باجماعت نماز پر بہت زور دیتے ہیں تو اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو ایک چرواہا ہوں۔ ایک مزدور ہوں لوگوں کے چند پیسوں پر بھیڑیں پالنے کے لئے اکثر زندگی جنگل میں گزارتا ہوں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی بھی موجود نہیں ہوتا۔ میں تو باجماعت نماز کی ادائیگی سے محروم ہو جاؤں گا۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بھی کوئی مشکل نہیں جب بھی نماز کا وقت آیا کرے تم اذان دے دیا کرو۔ اگر کوئی مسافر دور سے گزرتا ہوا تمہاری آواز سن لے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دے گا اور وہ آکر تمہارے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا اگر کوئی مسافر بھی نہ ہوا اور کوئی آواز نہ سن رہا ہو، تو خدا آسمان سے فرشتے اتارے گا جو تمہارے پیچھے نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور اس طرح تمہاری نماز باجماعت ہو جائے گی۔

(خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 120)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 / اپریل 2008ء کو اپنے خطبہ جمعہ بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گھانا اور بمقام باغ احمد میں فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم کی ابتداء میں ہی یہ بتا دیا کہ ایک متقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو اور نماز کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ نماز کا حق یہ ہے کہ اس کے مقررہ اوقات پر ادا کی جائے۔ یعنی جہاں (۔) یا نماز سنٹرز ہوں۔ وہاں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کو کرنے کے لئے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ عورتیں جن کو کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ گھر میں باقاعدہ نماز ادا کریں۔ عورتوں کے لئے نماز معاف نہیں ہے۔ پس ایک (۔) کے حقیقی مومن کہلانے کے لئے نماز ایک انتہائی بنیادی حکم ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 17 جون 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نماز باجماعت پابندی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت طلحہ بن براء انصاریؓ

بیعت اور عشق رسولؐ

حضرت طلحہؓ بن براء انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ نوعمر لڑکے تھے، رسول اللہ ﷺ کو پہلی مرتبہ دیکھتے اور ملتے ہی رسول اللہ کی گہری محبت ان کے دل میں گھر کر گئی جس کے نتیجہ میں وہ دیوانہ وار آپؐ کے قریب ہو کر چمٹ جاتے اور آپؐ کی قدم بوسی کرتے۔ نبی کریم ﷺ ایک نوجوان لڑکے میں اچانک یہ تبدیلی پا کر حیران ہوئے اور مسکرائے بھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں میں کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا پھر عرض کیا کہ "اپنا ہاتھ بڑھائیں اور میری بیعت قبول کریں"۔ آپؐ نے از راہ امتحان فرمایا کہ "خواہ والدین سے قطع تعلق کا حکم دوں تو بھی مانو گے"۔ یہ سوچ میں پڑ گئے۔ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ اپنی والدہ سے بہت محبت اور احسان کا سلوک کرنے والے تھے۔ دوسری بار پھر بیعت کیلئے عرض کیا تو یہی جواب ملا۔ تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپؐ نے پوچھا پھر کس چیز کی بیعت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا دین اسلام قبول کرنے اور آپؐ کی اطاعت کرنے کی بیعت! آپؐ نے فرمایا "اچھا جاؤ اور اپنے باپ کو قتل کر کے آؤ"۔ اب طلحہ اٹھے اور تعمیل ارشاد کیلئے چل پڑے۔ رسول کریم ﷺ نے واپس بلوایا اور فرمایا "مجھے قطع رحمی کرنے اور رشتوں کے کاٹنے کیلئے نہیں بھیجا گیا۔ میں نے چاہا تھا کہ تمہاری آزمائش کروں کہ بیعت میں شک و شبہ کی کوئی کسر تو باقی نہیں"۔

ابن شاہین نے طلحہؓ بن براء کے قبول اسلام کا قصہ براءؓ بن مالک کی طرف منسوب کیا ہے۔ (ممکن ہے براءؓ بن مالک نام کے دوسرے صحابی بھی ہوں)

(اصابہ جز 1 ص 149)

شفقت رسولؐ

پھر نبی کریم ﷺ کو بھی اپنے اس اطاعت شعار صحابی سے ایک عجیب محبت و الفت ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد جب طلحہؓ بیمار ہو گئے تو سخت سردی کے ایام اور بارش کا موسم تھا۔ نبی کریم ﷺ اس کے باوجود طلحہؓ کے گھر ان کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے انہیں مدہوشی کی حالت میں پایا اور فرمایا "جب انہیں ہوش آ جائے تو مجھے بلوالینا"۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "مجھے لگتا ہے کہ طلحہ موت کے اس حملہ سے جانبر نہ ہوسکیں گے اگر وفات ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا اور جلدی دفن کرنا کیونکہ مسلمان کی میت کو گھر میں روک رکھنا اچھا نہیں۔" (ابوداؤد کتاب الجنائز)

حضرت طلحہؓ آدھی رات کے قریب ہوش میں آئے تو اپنے آقا کا خیال آیا اور پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تھے۔ اہل خانہ نے آنحضرتؐ کی آمد کا ذکر کیا اور ہوش میں آنے پر انہیں بلوا لینے کی بات بتائی۔ وہ کہنے لگے اب آدھی رات کے وقت آنحضرتؐ کو نہ بلاؤ۔ مجھے رات کے وقت بلوانے میں آپ کے بارہ میں ایک تو یہود کی طرف سے بھی خطرہ ہے دوسرے یہ خدشہ ہے کہ کوئی سانپ بچھو اندھیری رات میں نقصان نہ پہنچائے۔

پھر کہا:

"اگر آج رات میری موت واقع ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کی درخواست کر دینا۔" ادھر رسول کریم ﷺ کو بھی اپنے اس غلام صادق کی فکر تھی۔

دعائے رسولؐ اور انجام بخیر

فجر کی نماز کے بعد آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے طلحہؓ کا حال پوچھا تو پتہ چلا کہ وفات پا گئے ہیں آپ نے فوراً دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اَلْقَہٗ یَضْحَکُ اِلَیْکَ وَ اَنْتَ تَضْحَکُ اِلَیْہِ۔ کہ اے اللہ اس سے اس حال میں ملاقات کرنا کہ تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش ہو۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی موت کی اطلاع کرنا تا کہ میں خود جنازہ میں شامل ہوں اور تدفین جلدی کرنا۔ رات جلد تدفین کے باعث آنحضرتؐ کو اطلاع نہ ہوسکی اور نبی کریم ﷺ بنی سالم بن عوف نہ پہنچ سکے۔ خود حضرت طلحہؓ کی بھی یہی وصیت تھی کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے پاس مجھے پہنچا دینا۔

پھر صبح کے بعد نبی کریم ﷺ حضرت طلحہؓ کی قبر پر تشریف لے گئے۔ صحابہ نے صف بنائی۔ آپؐ نے طلحہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی خواہش کے مطابق دعائے مغفرت کی۔ بلاشبہ آنحضرتؐ کی طلحہؓ کے حق میں یہ دعا کہ اے اللہ تو انہیں خوش کر اور راضی ہو اس مناسبت سے تھی کہ آنحضرتؐ خود ان سے راضی تھے۔

(طبرانی بحوالہ مجمع الزوائد جلد 9 ص 365، اصابہ جز 2 ص 288,289 اسد الغابہ جلد 3 ص 56,57)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب سابق امیر ضلع شیخوپورہ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عقیدت

ہردلعزیز شخصیت

محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب سالہا سال ضلع شیخوپورہ کے امیر رہے جہاں آپ نے جماعت کی بے لوث خدمت کی اور اپنے علاقے کے ہر احمدی کے دل میں گھر بنایا وہاں خلافت احمدیہ کے ساتھ غیر معمولی للہی محبت اور عقیدت اور رفاقت کے نتیجے میں آپ اپنوں حتیٰ کہ غیروں کے لئے بھی ایک نہایت ہردلعزیز شخصیت بن گئے آپ کے احباب اور تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی برکت اور عزت اور شہرت عطا فرمائی۔

خلفاء سے عقیدت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں ہم نے دیکھا کہ آپ خلیفہ وقت اور افراد خاندان مسیح موعود اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی عہدیداروں کے ساتھ گہرے مراسم رکھتے تھے۔ مرکز تو آپ اکثر آتے جاتے رہتے تھے لیکن خلیفہ وقت جہاں بھی تشریف لے جاتے تھے وہاں بھی آپ پہنچ جایا کرتے تھے اور وہاں پر خوب محفلیں سجتی تھیں۔ خاکسار کو یاد ہے کہ خلافت ثالثہ کے آخری سالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اسلام آباد قیام کے دوران آپ اسلام آباد بھی تشریف لائے تھے اور بیت الفضل کے گراؤنڈ فلور پر ان کی موجودگی سے ہم بھی مستفیض ہوئے تھے قادیان کے زمانے کی بعض ایمان افروز باتیں اور ساتھ ساتھ لطائف کی وجہ سے مجلس پر چھا جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے بیرون از پاکستان دوروں پر بھی اپنے خرچ پر جایا کرتے تھے اور خلیفۂ وقت کے لئے ایک عجیب والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ خلافت کی اطاعت بھی آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور ان کے لئے اس سے زیادہ محبت کا اظہار حضور کی طرف سے ہوتا ہوا نظر آتا تھا۔

مرکز میں وفود لانا

خلافت ثالثہ کے نصف آخر میں مختلف ضلعوں سے مرکز میں وفود کا سلسلہ شروع ہوا اور اس زمانے میں سب سے زیادہ آپ ہی کے ذریعے لوگ آپ کے ضلع سے مرکز آتے تھے جس کے بڑے مثبت نتائج نکلے۔

اس زمانے میں کچھ اس طرح کا انتظام یا طریق تھا کہ سوال و جواب کی مجالس عموماً دارالضیافت میں منعقد ہوتیں اور جماعت کے دیگر نامور علماء کے علاوہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) سوال و جواب کی مجالس میں پیش پیش ہوتے تھے اور بہت جلد وہی اس راہ کے بہترین شاہسوار بن کر ابھرے اور پھر ان کے اپنے دور خلافت میں سوال و جواب کی مجالس نے عالمی شکل اختیار کر لی جواب تک MTA پر آتی رہتی ہیں۔

خلافت ثالثہ کے دوران سوال و جواب کی مجالس میں جب مہمانوں کی تسلی اور تشفی ہو جاتی تو پھر چوہدری صاحب اپنے مہمانوں کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کرواتے تھے۔ اس دور کے نہایت ایمان افروز واقعات ہیں جو محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب نے بیان کئے ہیں جو ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاک سیرت جیسے تعلق باللہ، مقناطیسی شخصیت، قبولیت دعا، جماعت سے بے حد پیار وغیرہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں وہاں حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب کی خلیفۂ وقت سے للّٰہی محبت، اطاعت اور جذبۂ خدمت دین اور پُر وقار شخصیت اور بشاشت وغیرہ پہلوؤں کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ ایک طرف 1974ء کے پُر آشوب حالات سے دو چار تھے اور دوسری طرف آپ کے ذریعے بعض سعید روحیں پروانوں کی طرح مرکز میں خلیفۃ المسیح الثالث کے پاس آ رہی تھیں۔ مکرم غلام سرور طاہر صاحب کا خاندان اس زمانے کا خاص نشان ہے ان کو تو اتنی برکت ملی کہ حضور کے غیر ملکی دوروں میں سے بھی بعض دوروں پر حضور نے چوہدری صاحب کے ساتھ انہیں شامل کیا۔

آپ کے بیان کردہ ایمان افروز واقعات

چوہدری صاحب بیان کرتے ہیں کہ راحت جیولرز والوں کا خاندان ہے ان کے بھائی رمضان صاحب اور غلام نبی صاحب نے بیعت کر لی اور گھر والوں کو دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ ان کے بھائی غلام احمد صاحب خوب مقابلہ کرتے رہے اور بیعت پر آمادہ ہرگز نہ ہوتے۔ ایک دفعہ اسلام آباد سے واپسی پر کار چلا رہے تھے کہ اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں کہ ''غلام احمد! تم جتنا مرضی دوڑو آخر تم نے واپس ہمارے پاس ہی آنا ہے!'' جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حادثہ سے بال بال بچے ہیں۔ گاڑی سڑک پر لڑھکنے ہی والی تھی۔ شیخوپورہ پہنچے تو سیدھے میرے پاس کچہری آئے اور بیعت فارم پُر کرنے کے بعد واپس گھر آ گئے۔

بھائی رمضان اور غلام نبی صاحب نے بیعت کرنے کے بعد بڑے جوش وخروش سے دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ ایک شب ان کی والدہ محترمہ نے اٹھ کر کہا کہ میری بیعت کروا دو! بیٹوں نے کہا کہ اماں! صبح تو ہو لینے دو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابھی نظارہ دیکھا کہ جیسے پٹی کی صورت میں سورۃ فاتحہ اتر رہی ہے اور آواز آئی کہ تمہارے بیٹے صراط مستقیم پر ہیں۔

ایک دفعہ راحت جیولرز والوں کے غلام سرور صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دیکھو اگر ابلتے ہوئے پانی کی دیگ میں ایک دو قطرے ٹھنڈے پانی کے ملا دیئے جائیں تو سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں بھی وہ اس کا حصہ بن جائیں گے۔ حضور کا اشارہ اس طرف تھا کہ بیعت کے بعد اجنبیت نہیں رہتی اور بہت جلد تم جماعت میں گھل مل جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا۔

چوہدری انور حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ملاقاتوں کا سلسلہ خدا کے فضل سے شروع ہوا تو ایک دفعہ پانچ چھ افراد غلہ منڈی شیخوپورہ سے ہمارے ساتھ ربوہ گئے۔ اتنے متعصب تھے کہ نہ کہیں سے کھائیں نہ پئیں آخر ملاقات کا وقت آ گیا۔ حضور پُر نور سے ملاقات کے بعد کہنے لگے تو واہ جی واہ! اتنی فریب کاری کہ جو باتیں ہمارے دل میں تھیں ان سب کا جواب ہمیں مل گیا۔ ہمارے دوستوں نے بتایا کہ کسی نے کوئی بات حضور کو نہیں بیان کی لیکن وہ مُصر تھے کہ میں نے ضرور قبل از وقت حضور کو یہ باتیں بتائی ہوں گی؟ ہر ہفتہ ہم ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تھے بعض افراد تو ہمارے ساتھ کئی کئی دفعہ جاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کسی نے پہلے ہی فیصلہ کر لیا کہ اگر حضور ہم سے گلے ملے تو بیعت کر لیں گے پھر ملاقات کے وقت ایسا ہوتا کہ حضور صرف انہیں سے گلے ملتے؟ اسی طرح بعض کہتے کہ اگر ہم سے مصافحہ کیا تو بیعت نہیں کریں گے پھر ایسے ہوتا کہ حضور ان سے مصافحہ نہ فرماتے غرض جو کوئی دل میں معیار مقرر کرتا بسا اوقات اسی کے مطابق دیکھتا اور بیعت کر لیتا۔

صادق چٹھہ صاحب چک 46 چٹھہ کے رہنے والے بھی حاضر ہوتے رہے اور حضور سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ اہلیہ نے بول چال بند کر دی اور ان کی چارپائی اٹھا کر الگ کمرہ میں کر دی۔ ہفتہ عشرہ کے بعد ایک رات اہلیہ کے کمرہ سے چیخوں کی آواز آئی اور صبح اہلیہ کا رویہ بدلا ہوا تھا۔ پوچھا کیا بات ہے؟ یہ سب کچھ کیا ہوا؟ اہلیہ نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ دو شخص آئے تھے اور وہ مجھے مارنے لگے کہ تم کیوں نہیں مانتیں جبکہ تمہارا خاوند سچا ہے! پھر اس نے جسم پر سونٹوں سے پڑے لاسوں کے نشانوں دکھائے۔

1974ء کے واقعات رونما ہونے پر حضور نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس کا مجھے صدر اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کو سیکرٹری بنایا۔ کمیٹی نے غور وفکر کیا اور میں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ہمارا اندازہ بارہ لاکھ روپے کا ہے تاکہ ہونے والے نقصانات کی تلافی ہو سکے۔ تجویز یہ پیش کی کہ رقم کراچی، پشاور، راولپنڈی، وغیرہ جماعتوں سے جمع کی جائے گی۔ تجویز سن کر حضور نے فرمایا کہ یہ رقم میں دے دیتا ہوں۔ آپ کام کریں۔

حضرت صاحب مجھے کئی دفعہ علاج کرانے کا ارشاد فرماتے لیکن میں ہمیشہ کترا جاتا ایک دفعہ حضور نے ایک میٹنگ رکھی۔ میں بھی حاضر ہوا۔ اس میں مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب، مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور امیر صاحب جہلم وغیرہ بھی تھے۔ میں گیا تو حیران ہوا کہ ڈاکٹر کو بلوایا گیا ہے۔ عرض کیا یہ کیا؟ سب کہنے لگے کہ یہ حضور سے پوچھو ہمیں تو یہی حکم ہے۔

میری بیٹی کے اعلان نکاح کے لئے از راہ شفقت تشریف لائے تو اعلان کے وقت عجیب طرح سے کمال شفقت کا اظہار فرمایا۔ ایجاب کے وقت پوچھا کیا آپ کو اپنی اور میری بیٹی کا نکاح اتنے حق مہر پر منظور ہے۔

یہاں ایک ہیڈ کانسٹیبل نے بھی بیعت کی تھی۔ دراصل وہ حضور کو دیکھتے ہی آپ کے چہرہ سے انتہائی طور پر متاثر ہو گیا تھا کہ چہرہ کسی غلط آدمی کا نہیں ہو سکتا۔ بعد میں اس کی ڈیوٹی راوی کے پل پر لگی اور اس نے ایک ٹرک پکڑا اور ترقی حاصل کی اسی نے ایک دفعہ حضور کے قافلہ کو چوک میں روک کر ملاقات بھی کی تھی۔ اب وہ فوت ہو چکا ہے۔

ایک دفعہ حضور اسلام آباد سے واپسی پر حافظ آباد اور سکھیکی کے راستہ ربوہ تشریف لے جا رہے تھے ہمیں اطلاع مل گئی تھی کہ چنانچہ بشیر احمد نے دس بارہ تیتر روسٹ کروا کے ساتھ رکھ لئے۔ ہم سامان رکھ کر حضور کے استقبال کے لئے نانوں آنہ ریسٹ ہاؤس سکھیکی چلے گئے۔ جوں ہی حضور کی موٹر رکی۔ السلام علیکم کے بعد حضور نے فرمایا تیتر لائے ہونا! عرض کی کہ حضور آپ کو کس نے بتا دیا؟ فرمانے لگے بتانے والے نے بتا دیا۔

جن دنوں خاکسار مرزا انس احمد صاحب کی ہدایت پر حیات ناصر کے لئے چوہدری صاحب سے ملنے کی کوشش میں تھا تو پہلے پروگرام شیخوپورہ کا بنا۔ پھر خط آیا کہ اس Week end پر ربوہ کسی میٹنگ کے لئے جا رہے ہیں وہاں مل لیں ربوہ مختصر سی ملاقات ہوئی اور انہوں نے حضور کے تعلق باللہ کے جو چند واقعات سنائے ان میں یہ واقعہ بھی شامل تھا باقی واقعات ان واقعات میں سے لئے گئے ہیں جو گفتگو کے رنگ میں مربیان اور ناظم ضلع پر مشتمل ایک پینل کے سامنے چوہدری صاحب نے سنائے اور مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے تدوین کی اور انہیں ترتیب دیا اور جو خاکسار کے پاس سیرت وسوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تصنیف کے سلسلے میں محفوظ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شخصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شخصیت کے بارہ میں چوہدری صاحب نے جو تاثر دیا ہے وہ ان الفاظ

میں ہے۔ ''ایک طویل عرصہ کی رفاقت، حسن تعلق، قرابت اور مختلف حیثیتوں میں ملاقاتوں، روح پرور مجالس کے نتیجہ میں مجموعی تاثر کے لحاظ سے آپ کی شخصیت پر کشفی رنگ غالب تھا۔ آپ کا وجود جذب کرنے والا تھا۔ قریب پہنچنے والا اس جذب کو واضح طور پر محسوس کرتا جذب و کشف کی کیفیت میں ہمہ وقت عملی وقولی طور پر اپنے تئیں لاشئ محض بیان فرماتے''۔

خلافت رابعہ میں ایک دعوت

جس طرح چوہدری محمد انور حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا قرب حاصل کیا اسی طرح یہ سلسلہ اگلی خلافت میں بھی خوب سے خوب تر ہوکر جاری رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی چوہدری صاحب نے تادم حیات قرب اور وفا اور محبت کے تعلق میں کمی نہ آنے دی۔ اس کا مشاہدہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خلافت کے آغاز پر خاکسار نے بھی کیا۔ 1982ء میں رمضان المبارک خلافت رابعہ کے شروع میں ہی وقوع پذیر ہوا اور 29 رمضان 1402ھ بمطابق 21 جولائی روفا 1982ء جب حضور انور بیت مبارک میں معتکفین کی ملاقات کے لئے آئے تو حضور انور نے خاکسار کو بطور واقف عارضی انجینئر قصر خلافت اور پرائیویٹ سیکرٹری بلڈنگ کی نگرانی پر دیکھا۔ اس کے بعد پھر حضور اختتامی درس اور دعا کے لئے تشریف لائے اور پھر حضور کی نظر شفقت خاکسار پر پڑی۔ دعا کے بعد حضور انور جب محراب سے باہر نکلے تو خاکسار کو اشارہ سے اپنے پاس بلایا اور افطاری اپنے ساتھ کرنے کی دعوت دی۔ جب خاکسار حاضر ہوا تو دیکھا چوہدری انور حسین صاحب اور محترم لطیف احمد سرور صاحب بھی مدعو تھے اور ایک اور دوست ملک نسیم احمد صاحب جو ان دنوں خدام الاحمدیہ کے بڑے مؤثر کارکن تھے بھی مدعو تھے۔ افطاری کے دوران ہی حضور انور ڈرائنگ روم میں تشریف لے آئے اور زیادہ تر چوہدری صاحب کی ہی باتیں سنتے رہے۔ خاکسار سے بھی دریافت کیا کہ بیرون ملک کب روانگی ہے اور اس دوران چوہدری صاحب نے تحریر کی ہوئی خواب بھی حضور انور کو دی جسے حضور نے جیب میں ڈال لیا۔ یہ خاکسار کی خوش قسمتی ہے کہ اس پاک مجلس میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی شمولیت کا بھی خلیفۂ وقت کے دل میں ڈالا۔ مغرب کی نماز کے بعد بیت مبارک میں چوہدری صاحب اپنی اور خاکسار اور سب مدعوین کی خوش نصیبی پر شکر الٰہی ادا کرتے رہے اور خوشی سے ان کا چہرہ تمتمارہا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خراج عقیدت

چوہدری انور حسین صاحب کی وفات 24 دسمبر 1995ء کو ہوئی اور اس کے بعد جو جمعہ آیا یعنی 29 دسمبر 1995ء اسی روز خطبہ جمعہ کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انہیں مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا فرمایا۔

سب سے پہلے تو مکرم و محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ بہت ہی مخلص اور فدائی انسان تھے اور خداتعالیٰ نے ان کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایسی ہردلعزیز شخصیت تھی کہ اپنے کیا اور غیر کیا جو بھی ان کے قریب آتا تھا اس کا دل موہ لیتے تھے اور کسی جگہ میں نے کسی امیر ضلع کو اتنا ہر دلعزیز نہیں دیکھا جتنا چوہدری انور حسین صاحب کو شیخوپورہ ہی میں نہیں اس کے گردوپیش میں بھی دیکھا ہے۔ جب وہاں کبھی میں جاتا تھا تو دعوت دیا کرتے تھے وہاں کے دانشوروں کو، حکومت کے افسر، غیر افسر، وکیل، زمیندار سب کشاں کشاں چلے آتے تھے۔ کبھی کسی نے اس بارے میں خوف محسوس نہیں کیا کہ احمدیت کی (دعوت الی اللہ) ہونی ہے وہاں سوال و جواب ہوں گے ہم کیوں شامل ہوں، سارے آیا کرتے تھے اور بے حد عزت تھی چوہدری صاحب کی ان کے دلوں میں۔ اپنی ساری برادری پر بہت اثر رکھتے تھے اور ان کا مختصر تعارف یہ ہے کہ ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جو احمدیت کا سخت مخالف تھا ان کے بہنوئی رئیس احرار افضل حق تھے۔ ایک عبدالرحمٰن صاحب تھے جو پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے اور چوٹی کے جماعت کے مخالفین۔ اور احمدی کب ہوئے چودہ سال کی عمر میں 1918ء میں پیدا ہوئے اور 1932ء میں احمدی ہوگئے۔ وہ چھوٹا سا بچہ چودہ سال کا ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا کہ قیامت برپا ہوگئی اس خاندان پر، دور دور سے چوٹی کے ہندوستان کے علماء کو بلایا گیا، ان کے ساتھ مجالس لگائی گئیں کہ اس کو توبہ کرادو۔ جب وہ کامیاب نہیں ہوئیں کوششیں اور چوہدری صاحب کو جو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذہانت عطا فرمائی تھی اس سے چوہدری صاحب ہر ایک کا منہ بند کر دیتے رہے تو پھر پیروں فقیروں کے پاس لے گئے اور کہا اس پر جنتر منتر کرو، کوئی دعائیں پڑھو۔ چوہدری صاحب واقعات سنایا کرتے تھے بعض پیروں نے کہا کہ نہیں اس پر کسی کا جادو نہیں چل سکتا یہ بڑی سخت ہڈی ہے۔ تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا بڑی (۔) کی توفیق ملی۔ اپنے خاندان میں، غیروں میں، ہر جگہ احمدیت کے لئے ایک تو غیرت میں ننگی تلوار اور (۔) کے لحاظ سے ایسا میٹھا رس تھے جو دلوں کی گہرائی تک اترتا تھا۔

1974ء میں جو جماعت کے خلاف شور اٹھا ہے اس کے پس منظر میں وہ کامیاب (۔) تھی جماعت کی .... اس میں چوہدری صاحب کا ضلع سب سے آگے تھا۔ ضلع شیخوپورہ سے سب سے بڑے وفد آیا کرتے تھے ہر ہفتے اور اللہ کے فضل سے رونقیں لگ جاتی تھیں۔ تو چوہدری صاحب نے اس مہم میں سب سے زیادہ مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ احمدیت کے عاشق، مسیح موعود کے عاشق، خلافت کے عاشق اور ایسی طبیعت مزے کی کہ باتیں کرتے تھے تو پھول جھڑتے تھے۔ لطائف کا بہت پیارا ذوق تھا اور حاضر جوابی تو درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ کئی لوگ چوہدری صاحب کی حاضر جوابی کی وجہ سے سوچ سوچ کر، سکیمیں بنا بنا کر آتے تھے کہ یہاں ہم ان کو پچھاڑ دیں گے اور بات کرتے کرتے چوہدری صاحب ایسا جواب دیتے تھے کہ الٹے پاؤں ان کو بھاگنا پڑتا تھا۔ کبھی آج تک میں نے یہ حاضر جوابی کے مقابلے میں چوہدری صاحب کو کسی سے شکست کھاتے نہیں دیکھا۔ غیروں کے مقابل پر بھی یہی حال تھا احمدیت کے دلائل کے تعلق میں بھی یہی حال تھا تو بہت ہی پیارا وجود تھا۔ حضرت مصلح موعود کے بہت پیارے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بہت پیارے تھے اور مجھے بہت ہی پیارے تھے۔ بہرحال اللہ جو بلانے والا ہے وہ سب سے پیارا ہے اسی پر ہماری جان ہمارے سب کچھ نثار ہو اور اسی کے قدموں پہ ہماری روحیں فدا ہوں۔ اللہ چوہدری صاحب کی روح کو بھی غریق رحمت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو بھی وہ خوبیاں عطا کرے جن خوبیوں کے وہ علمبردار رہے ہمیشہ۔ تفصیلی ذکر کا تو بہرحال موقع نہیں۔ نہ مناسب ہے جمعہ کو اس قسم کے تفصیلی ذکر میں تبدیل کرنے کا مگر یہ باتیں میرا خیال ہے دلوں میں دعا کی تحریک پیدا کرنے کے لئے کافی ثابت ہوں گی۔

(انٹرنیشنل الفضل لندن 16 فروری 1996ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری محمد انور حسین صاحب کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خواہش فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو بھی وہ خوبیاں عطا کرے جن خوبیوں کے وہ علمبردار رہے تاکہ وہ صحیح طور پر اپنے بزرگ اور ہر دلعزیز امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ کا نام زندہ رکھ سکیں اور اللہ تعالیٰ ان کے سارے محبوں کو بھی اپنے فضل اور رحمتوں اور برکتوں سے مالامال کرے۔ آمین

غزل

کچھ دن ہم بھی اُداس رہے پھر صبح وہی پھر شام وہی
چکر پھر اُسی پیمانے کا، پھر گردش میں ہے جام وہی

دوست وہی، دشمن بھی وہی، شکوے بھی وہی الزام وہی
اپنی دعائیں بھی ہیں وہی اور ہیں اُن کے دُشنام وہی

میرے باغِ غم و آلام میں ایک سا موسم رہتا ہے
زرد گلاب سے دن بھی وہی ہیں راتیں بھی گلفام وہی

''میرے رب مظلوم ہوں میں اب ظلم وستم کو پیس بھی ڈال''
نصرت تیری کب آئے گی ہو اس کا انجام وہی

میرے یار سے جا کر کہنا آؤ نیا آغاز کریں
پھیلائیں ہم ایک نئے انداز سے علم کلام وہی

راجہ غالب احمد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد سرور صاحب کارکن اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ پھیپھڑوں میں انفیکشن اور خون کی قے آنے کی وجہ سے شدید نقاہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب نائب مجلس ناظم انصاراللہ علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم کامران نوید بٹ صاحب کے بڑے بھائی مکرم عمران مسعود صاحب بٹ گردوں کی تکلیف سے بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

اسی طرح میری والدہ محترمہ شوکت آرا صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد بٹ صاحب فالج اور شوگر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور واپڈا ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی محترمہ یاسمین شاہد صاحبہ کے میاں مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب شوگر کی کمی کی وجہ سے گر گئے۔ چہرہ پر چوٹ لگی ہے اور بیہوش ہو گئے کئی گھنٹہ کے بعد ہسپتال میں ہوش آیا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم زاہد پرویز صاحب حلقہ بیت المبارک تحریر کرتے ہیں۔

چندروز قبل میرے بہنوئی مکرم مبارک احمد صاحب کو اوکاڑہ کے قریب موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ سر کی ہڈی کو اوپر سے فریکچر بھی آیا ہے۔ کھانسی اور قے کی وجہ سے شدید تکلیف ہو رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے دست قدرت سے شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب ہیڈ کلرک دفتر جماعت احمدیہ لاہور گر گئے ہیں۔ اور پاؤں پر شدید چوٹ آئی ہے۔ فی الحال چل پھر نہیں سکتے۔

نیز ان کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزوری ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان دونوں کے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی سلسلہ دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ظہیر احمد بٹ صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2/اپریل 2010ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام مہک ظہیر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسلم بٹ صاحب کی پوتی اور مکرم رفیق اللہ بٹ صاحب مرحوم آف احمد نگر کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم صادق احمد صاحب اور مکرمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بڑے بیٹے مکرم قمر الزمان صاحب زمان لائبریری ربوہ اور بہو مکرمہ قدسیہ حنا صاحبہ کو 3/اپریل 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے تقی الزمان نام عطا فرمایا ہے جو مکرم الحاج منور احمد صاحب لاہور کا نواسہ، مکرم لعل دین صاحب مرحوم نارووال اور مکرم حکیم مولوی مہر دین صاحب مرحوم معلم وقف جدید کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز دینی و دنیوی حسنات و ترقیات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک طاہر احمد صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک مسعود احمد صاحب ابن مکرم ملک سردار خان صاحب آف جیکب آباد حال کراچی مورخہ 5/اپریل 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف والدہ محترمہ کی عیادت کیلئے کراچی سے ربوہ آئے ہوئے تھے کہ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ لے جایا گیا لیکن خدا کی تقدیر غالب آئی ان کی عمر 60 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ بیت المہدی میں مکرم مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات ربوہ نے پڑھائی اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین کے بعد صدر صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم لمبا عرصہ جماعت جیکب آباد کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم نو بہن بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

☆......☆......☆

مشہور اردو ادیب

مولانا غلام رسول مہر

15/اپریل 1895ء اردو کے بلند پایہ ادیب، صاحب طرز انشاء پرداز، عظیم صحافی، صاحب فکر مؤرخ اور صاحب نظر اور نکتہ رس نقاد مولانا غلام رسول مہر کی تاریخ پیدائش ہے۔ مولانا مہر ضلع جالندھر (مشرقی پنجاب) کے ایک گاؤں پھول پور میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد کئی برس حیدرآباد دکن میں ملازم رہے۔

مہر صاحب کی صحافتی زندگی کا آغاز 1921ء میں روزنامہ زمیندار لاہور سے ہوا۔ زمیندار سے چھ سال وابستگی کے بعد انہوں نے 1927ء میں مولانا عبدالمجید سالک کے ساتھ مل کر اپنا اخبار انقلاب نکالا۔ جس سے وہ 1949ء تک وابستہ رہے۔

1931ء میں دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر لندن میں اور موتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں، لندن میں، انہیں شرکت کا موقع ملا۔

ادیب، محقق اور مؤرخ کی حیثیت سے ان کا پایہ بہت بلند ہے۔ مذہب، سیاست، تہذیب، تمدن، معلومات، علمی، ادبی، مذہبی اور قومی شخصیات اور سیرت الٰہی پر سو سے زیادہ تصنیفات و تالیفات و تراجم ان کی یادگار ہیں۔

اخبار انقلاب بند ہو جانے کے بعد مہر صاحب گوشہ نشین ہو گئے۔ لیکن اس کے بعد تصنیف و تالیف کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

سیرت امام ابن تیمیہ، سیرت سید احمد شہید، جماعت مجاہدین، سرگزشت مجاہدین ان کی محققانہ تصانیف ہیں۔ انہوں نے اقبال و غالب کے کلام کی شرحیں بھی تحریر کیں جو تنقیدی لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔ غالب اور دیوان غالب کی ترتیب ان کی گراں قدر ادبی کوششیں ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد سے انہیں بڑی عقیدت تھی۔ اپنے نام مولانا آزاد کے خطوط نقش آزاد کے نام سے اور مولانا کی بعض تاریخی تحریروں کو آزاد کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا۔ سیرت النبیؐ پر بھی آپ نے خاصہ کام کیا۔ اس سلسلہ میں آپ کی کتاب رسول رحمتؐ خاص اہمیت کی حامل ہے۔

تاریخ و تمدن کے سلسلہ میں بھی بعض مغربی کتابوں کے تراجم آپ کا زبردست کارنامہ ہیں، جن میں انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم خصوصاً قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا کے بیشتر اسلامی اور تاریخی مقالے آپ ہی کے لکھے ہوئے ہیں۔

آپ کا انتقال 16 نومبر 1971ء کو ہوا۔

دوسری گول میز کانفرنس 1932ء میں قیام لندن کے دوران علامہ اقبال بیت الفضل لندن کی ایک تقریب میں بھی شامل ہوئے۔ جہاں نو احمدی انگریزوں کی زبان سے قرآن مجید سن کر خوش ہوئے اور خصوصاً ایک انگریز نوجوان مسٹر عبدالرحمٰن ہارڈی کے حسن قرات اور صحت تلفظ سے بے حد محظوظ ہوئے ایک چھ سات سال کی انگریز بچی نے سورہ فاتحہ سنائی جس پر ڈاکٹر صاحب نے اسے ایک پونڈ انعام بھی دیا اور امام (بیت الفضل) لندن مولوی فرزند علی کا شکریہ ادا کیا جن کی توجہ سے یہ موقع میسر آیا تھا۔ جناب غلام رسول صاحب مہر نے اس واقعہ کی تفصیل لندن سے ایک مکتوب میں بھجوائی تھی جو ”انقلاب“ (29۔ اکتوبر 1931ء) میں شائع شدہ ہے (الفضل یکم نومبر 1931ء میں بھی چھپ گئی تھی) جناب مہر صاحب کا مکتوب ان الفاظ پر ختم ہوتا تھا۔ ”مولانا فرزند علی نہایت خوش اخلاق اور نیک طبع بزرگ ہیں فرائض امامت و (دعوت الی اللہ) کی بجا آوری کے علاوہ ...... جماعتی سیاسی کاموں میں بھی کافی وقت صرف کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے یہاں کے اونچے طبقے میں بہت گہرا اثر و رسوخ پیدا کر لیا ہے“ ان سطور سے یہ اندازہ کچھ مشکل نہیں ہے کہ لندن کا احمدیہ مشن ان دنوں سیاسی خدمات میں کس درجہ دلچسپی لے رہا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 250)

ایک اور موقع پر لکھا:۔

”کشمیری مسلمانوں کے تعلق میں برطانوی جرائد کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہے اور اس میں بلا شائبہ و ریب مولوی فرزند علی صاحب امام بیت الفضل لندن کا بڑا حصہ ہے جو شروع سے لے کر کشمیر کے تعلق میں مسلسل جدوجہد فرماتے رہے ہیں۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی رہیں ان کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے متعدد تار موصول ہوئے جن کی کاپیاں ایک ایک مندوب کے پاس بھیجی جاتی ہیں۔“

(انقلاب 19 نومبر 1931ء)

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 462)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

منموہن سنگھ نے دورہ پاکستان کی دعوت قبول کرلی واشنگٹن میں وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے دوروزہ جوہری تحفظ کانفرنس کے اختتام پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں توانائی کے بحران پر امریکہ کو تشویش ہے اور امریکی ماہرین توانائی بحران کو حل کرنے کیلئے پاکستان آرہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی وزیراعظم نے دورہ پاکستان کی دعوت قبول کر لی ہے جس کا اعلان پاک بھارت مشاورت کے بعد کیا جائے گا۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ صدر اوباما نے ایٹمی تنصیبات کی سیکیورٹی پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اوباما کے اعتماد سے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر دنیا کے تحفظات ختم ہوگئے ہیں۔

پولیس تشدد کی اجازت نہیں دیں گے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے وزارت داخلہ اور چاروں صوبوں کے چیف سیکرٹریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پولیس آرڈر 2002ء کے تحت ایک ماہ کے اندر پبلک سیفٹی کمیشن بحال کریں۔ چیف جسٹس کا کہنا ہے کہ پولیس تشدد کی اجازت نہیں دیں گے، یہ پبلک سیفٹی کمیشن وفاق، صوبے اور ضلعی سطح پر قائم کئے جائیں اور اس ضمن میں سپریم کورٹ کے رجسٹرار آفس میں رپورٹ جمع کروائیں۔

ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں پہیہ جام ہڑتال، مظاہرے جاری صوبہ سرحد کے نام کی تبدیلی کے خلاف ہزارہ ڈویژن میں احتجاج اور مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس حوالے سے ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور میں مکمل شٹر ڈاؤن اور پہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ مشتعل مظاہرین نے توڑ پھوڑ کی اور شاہراہ ریشم کو مختلف جگہوں پر بلاک کر دیا گیا۔ مظاہرین نے اسلحے کی دکانیں لوٹ لیں۔ جبکہ (ن) لیگ کے دو دفاتر کو نذر آتش کر دیا گیا۔ مظاہرین نے ڈی سی او آفس کا گھیراؤ بھی کیا جبکہ فائرنگ سے مزید چار افراد زخمی ہوگئے۔

بجلی، گیس کا بحران جاری رہا تو اشیائے ضرورت کی قیمتیں بڑھتی رہیں گی ملک میں معیشت کا پہیہ چلانے کے لئے حکمران اور سیاسی قائدین عملی طور پر صنعتوں کی بحالی، کرپشن اور توانائی کے بحران کے خاتمہ کیلئے اقدامات کریں۔ اس کیلئے نئے مالی سال کے بجٹ میں 2010ء کو ملکی پیداوار میں اضافے کا سال قرار دیا جائے۔ بجلی اور گیس کی قلت کا بحران برقرار رہا تو اشیائے ضرورت کی قیمتیں بڑھتی رہیں گی۔ صنعتی کارکنوں کی تنخواہ مہنگائی کے مطابق مقرر کی جائے۔ حکمران شاہانہ اخراجات کی قربانی دیں۔ ان خیالات کا اظہار جنگ اکنامک سیشن میں ماہرین معاشیات نے کیا۔

القاعدہ نے جوہری ہتھیار حاصل کر لئے تو دنیا کیلئے تباہ کن ہوگا امریکی صدر بارک اوباما نے کہا ہے کہ القاعدہ نے جوہری ہتھیار حاصل کر لئے تو یہ دنیا کیلئے تباہ کن ہوگا، جوہری سلامتی کیلئے دنیا کو صرف باتیں نہیں عمل کرنا ہوگا۔ ایٹمی سلامتی کانفرنس کے دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر اوباما نے کہا کہ کئی ممالک میں چوری کیا گیا ایٹمی مواد موجود ہے۔ جوہری مواد محفوظ بنانے کیلئے موثر اقدامات کرنا ہوں گے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے چوری ہونے کی صورت میں دنیا کی سلامتی کو خطرہ ہے۔

بجلی کی لوڈشیڈنگ کے عذاب کے خلاف مظاہروں میں شدت بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے عذاب کے خلاف پنجاب کے مختلف شہروں میں شہریوں نے مظاہرے کئے۔ ریلیاں نکالیں، مظاہرین نے اعلیٰ شخصیات کے پتلے جلائے اور نعرے بازی کی۔ 20 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ سے فیکٹریاں چھوٹے کاروبار بند ہوگئے جس سے ہزاروں مزدور بیروزگار ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے۔ طلباء کی پڑھائی شدید متاثر ہونے لگی ہے۔ مچھروں نے شہریوں کی نیندیں اڑادیں۔ لوگوں میں نفسیاتی امراض بڑھنے لگی ہیں۔ واپڈا احکام اور اعلیٰ حکومتی شخصیات بلکتی ہوئی اور بے حال عوام کی حالت پر رحم کریں اور لوڈ شیڈنگ اور مہنگائی پر ہنگامی بنیادوں پر قابو پانے کیلئے فوری اقدامات کریں۔

کالے یرقان کے مریض صحت یاب ہونے لگے ہیپاٹائٹس سی اور کالے یرقان کے 90فیصد مریض صحت یاب ہونے لگے۔ پاکستانی ڈاکٹروں نے ریسرچ مکمل کر لی۔ امراض جگر کی عالمی تحقیق کی 45ویں یورپیئن ایسوی ایشن آف سٹڈیز آف لیور ڈیزیز (Liver Diseases) میں پاکستان کے امراض جگر و معدہ کی خصوصی ریسرچ پیش ہوگی۔ یہ خصوصی ریسرچ 145 مریضوں کو 6 ماہ تک ''پیگ'' انٹرفیرون انجکشن اور رائبا وائرن کا کورس کرا کر کی گئی۔ ریسرچ سے ثابت ہوگیا ہے کہ جن مریضوں میں چار ہفتے کے علاج کے بعد وائرس ختم ہو جاتا ہے ان کے کامیاب علاج کے امکانات اتنے ہی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ یورپی ایسوی ایشن آف امراض جگر کو بتایا جائے گا کہ پاکستان کی تحقیق سے ثابت ہوگیا ہے کہ مذکورہ طریقہ علاج سے ہیپاٹائٹس سی اور کالے یرقان کے 90فیصد مریض مکمل طور پر صحت مند ہوگئے ہیں۔

حکومتی ہدایات کے باوجود ادویات کی قیمتوں میں 30فیصد اضافہ حکومت کی طرف سے واضح ہدایت کے باوجود مختلف ادویات کی قیمتوں میں 25 سے 30 فیصد تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔ نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے صدر ہول سیل کیمسٹ کونسل آف پاکستان کا کہنا ہے کہ مقامی اور بین الاقوامی دواساز اداروں نے ادویات کی نئی قیمتوں کے ساتھ فہرستیں مارکیٹ میں بھیجنا شروع کر دی ہیں۔

ڈسکوری کے خلابازوں کی دوسری چہل قدمی امریکی خلائی شٹل ڈسکوری کے ذریعے زمین کے مدار کے گرد بین الاقوامی خلائی سٹیشن پر مشن کے لئے موجود دو خلا باز خلاء میں دوسری بار چہل قدمی کر رہے ہیں اور دو ہفتوں کے اس مشن پر وہ تین بار چہل قدمی کریں گے۔ خلا باز کلے ٹون اینڈ ریسن اور ماسٹر پچو خلائی سٹیشن کو ٹھنڈک پہنچانے کیلئے امونیا ٹینک کو تبدیل کر رہے ہیں۔ ڈسکوری کے اس عمل کے دیگر تجربات اور کاموں میں خلائی سٹیشن پر جاپانی تجربہ گاہ کو بحال کر کے وہاں گائیروسکوپ کو تبدیل کرنا بھی شامل ہے۔ اس شٹل کی واپسی فلوریڈا کے کینیڈی خلائی سنٹر پر 19/اپریل کو متوقع ہے۔

(روزنامہ آجکل 13/اپریل 2010ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 15/اپریل

طلوع فجر	4:13
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39

فوری ضرورت

دارالصدر شمالی میں دو افراد پر مشتمل ایک خاندان کی دیکھ بھال کے لئے ایک مختصر فیملی کی فوری ضرورت ہے۔ فری کوارٹر اور دیگر سہولتیں بھی میسر ہیں۔

برائے رابطہ: 0334-7433124, 0300-7715387

WEDDING | PARTY | EVERYDAY

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Rabwah

Aqsa Road 6212515 6215455

Railway Road 6214750 6214760

www.sharifjewellers.com

FD-10

Seminar **Study in UK**

"For June & Sep. 10 Intake"

تمام پاکستان سے جو Students اس سال جون/ستمبر میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اس سیمینار میں شرکت کریں۔

Meet Official representative of the following Top Level Universities / Colleges & get admission, Scholarships and visa information under TIER-4

University of Glasgow	University of Wales Institute of Cardiff
Heriot Watt University	Kingston University London
University of Dundee	Middlesex University-London
University of Essex-London	Bradford College / AYR College
Staffordshire University	Thames Valley University-London
University of Central Lancashire	University of Bolton (Manchester)
Canterbury Church University	London College of Accountancy (LCA)
University of Derby	Newcastle College / West London College
The Sheffield College	St. Mary's University College London
University of Swansea	London School of Business & Finance.
Birmingham City University	South Thames College –London

Venue / Time

PC Hotel Lahore (Board Room "F") 19th April – Monday- 11:00am – 6:00pm

Visa without *IELTS* is still possible for some programs & Colleges

Please bring copies of educational documents for admission.

Education Concern®

EC

042-35177124 / 0302-8411770; 67-C, Faisal Town, Lahore.

www.educationconcern.com / info@educationconcern.com